مقصدِ زیست اور نصب العین سے انحراف کا نتیجہ

مولانا محمد علی صدیقی کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

ہم اس مقصد کو بھول گئے جس کے لیے اللہ نے بے شمار قوموں کی موجودگی میں ہمیں منتخب کیا تھا۔ ہمیں نبوت سے جو مقصد ملا تھا کہ لوگوں کو انسانوں کی خدائی سے نکال کر خدائے واحد کا پرستار بنائیں۔ اسے فراموش کر دیا۔ لوگ اللہ کی شریعت کی جگہ اپنے من گھڑت قوانین نافذ کرنے لگے۔ ہم اسلامی اور نبوی قید و بند سے آزاد ہو کر ایک طرح کی اباحی زندگی کے خوگر ہو گئے۔ گویا نہ نبی کی امت ہیں اور نہ وحی و رسالت پر ایمان ہے۔ نہ حساب کا ڈر ہے اور نہ آخرت کا خوف ہے۔ ہم تمدن و اجتماع، سیاست، اخلاق اور معاشرت میں ان قوموں کی کاپی کرنے لگے جن کی وجہ سے اللہ ان سے ناراض ہوا تھا اور ان پر اپنا غضب نازل کیا تھا۔ **فیا للاسف و یا للعار.**

ہمارے پیش نظر کوئی صحیح اور اعلیٰ مقصد نہیں رہا۔ ہماری تگ و دو اور جد و جہد کھانے پینے اور عیش و عشرت تک محدود ہو گئی۔ دنیا کی قوموں میں ہماری کوئی خصوصیت اور امتیاز باقی نہیں رہا۔ ہم اپنے ہم جنسوں کی طرح ہی انسانوں کا ایک گلہ ہو کر رہ گئے۔

ہمارے بادشاہ اور سلاطین اپنی زندگی کے ایک گوشہ میں دنیا کے جبابرہ سے بھی بازی لے گئے اور فراعنہ و نمارده کی طرح دنیا میں اللہ کا کلمہ بلند کرنے سے ہٹ کر کلمۃ الکفر کی بلندی میں مصروف ہو گئے۔ ہمارے دولت مندوں میں تکبر پیدا ہو گیا۔ ہمارے سردار اور اکابر قوم فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہمارے فساق و فجار بغض و حسد، جاہ طلبی، بے حیائی، حق تلفی، بدعہدی، بے وفائی، حدود اللہ سے تجاوز، ظلم و بے انصافی، اسراف و تبذیر اور فواحش و منکرات میں آج اپنی مثال آپ ہیں۔ **فانا للہ و الی اللہ المشتکیٰ.**

اس کا نتیجہ ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر ہم پیچھے دھکیلے جا رہے ہیں اور ہر قدم پر ہمیں ناکامیوں سے ہمدوش ہونا پڑتا ہے۔ آج بھی ہم ناکام نہیں۔ اگر ہم اپنی اندرونی اور بیرونی قوتوں کی اصلاح کر لیں...... یعنی ہمارا قلب ایمان سے معمور ہو جائے اور روح دینی تعلیمات اور اسلامی اخلاق کے ذریعے پاکیزہ ہو جائے۔ سینہ میں دینی حمیت جوش مارنے لگے اور ہمیں معلوم ہو جائے کہ پوری دنیا میں آگ لگ رہی ہے اور اسے بجھانے کے لیے پانی مسلمان کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔ اس کے لیے دوڑ دھوپ، محنت اور جد و جہد کو ہم اپنا نصب العین بنا لیں۔ اس راہ میں اپنی لذتیں، اپنی مسرتیں، اپنا خواب و خور بھول جائیں تو ہم آج بھی قضاء الٰہی اور حکم ربانی بن کر سب پر غالب آ سکتے ہیں۔ قرآن، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت آج بھی موجود ہیں۔ ہمیشہ یہی مسلمانوں کے لیے قوت اور زندگی کا منبع، جوش ایمان کا مخزن رہی ہیں۔ مسلمانوں نے ہمیشہ ان سے زندگی اور طاقت حاصل کی ہے۔ آج بھی اگر ہم ان پر خاص توجہ کریں۔ ان کی اشاعت میں خاص حصہ لیں۔ خود پڑھیں اور اپنے بچوں کو پڑھائیں تو ہم عزت اور قوت کے مالک ہو سکتے ہیں۔ ان سے ہٹ کر کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی ہے۔ (''نقوشِ زنداں'' ۱۹۶۲ء، ص: ۲، ۳، ۴)